Registered

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

نمبر (۲۸) ہر ہفتہ بروز جمعہ شائع ہوتا ہے۔ ۱۲ر جولائی ۱۹۰۷ء جلد (۳۵)

گلدستۂ اخبار

اپریل اور مئی کے مہینون میں جنوبی چین کی ایلائینس مشن کے دو سٹیشنون مکاؤ اور ووچو میں ریوایول ہوا۔ **انڈین سٹینڈرڈ** مخبر ہے کہ آیندہ سال سے چرچ آف سکاٹلینڈ اور یونائیٹڈ فری چرچ آف سکاٹلینڈ کے کالج مع اپنے اپنے مدرسون کے کلکتہ میں متحدہ ہو جاوینگے۔ جس کے معنی یہہ ہیں کہ آیندہ دو کالجون کے بجائے ایک ہی متحدہ کالج ہوگا۔ خوشی کی بات ہے کہ کلیساؤن میں اتحاد کی روح جاری ہو رہی ہے۔ **انڈین وٹنس** مخبر ہے کہ شمالی ہند کے مقام پتھوراگڑھ کی میتھوڈسٹ ایپسکوپل چرچ کے میڈیکل مشن کی ڈاکٹر مس میری منل ایم ڈی ۲۲ر جون کو ہیضہ سے قضا کر گئیں۔ ہم اس کلیسیا کے ساتھ بڑا اظہار افسوس کرتے ہیں۔ **بڑی خوشی** کی خبر ہے کہ فارس میں اب مسلمان بادشاہ کی طرف سے مشنری صاحبان کو بازار میں علانیہ مسیح کی منادی کرنے کی اجازت دیدیگئی ہے ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا وہان کے مسلمانون میں سے بہت جلد اپنے برگزیدون کو چنکر اپنی کلیسیا میں شامل کرے ٭

کہتے ہیں کہ انگلستان میں مسز اینی بیسنٹ بڑی کثرت رائے سے تھیوسافیکل سوسائیٹی کی پریزیڈنٹ مقرر ہو گئی ہیں۔ **خبر ہے** کہ کشمیر میں اب ہیضہ کم ہوتا جاتا ہے شکر ہے۔ **سکرٹری آف سٹیٹ** نے مسٹر لے ڈی ایس کو جنہوں نے کرائسٹ کالج کیمبرج میں لندن کا بی۔ سی۔ ایس اور برمنگھم کا ایم۔ سی۔ ایس امتحان پاس کیا ہے انڈین ایجوکیشنل سروس کا ایک ممبر مقرر کر دیا ہے۔ اور وہ الہ آباد کے میور سینٹرل کالج میں بیالوجی کے پروفیسر مقرر ہو گئے ٭ **گنگا پر** جو سارا گھاٹ پر پل بندھنے کی تجویز ہو رہی تھی سکرٹری آف سٹیٹ نے اُسکو منظور کر لیا ہے اور فوراً اُس کے بنائے جانے کا حکم دیدیا ہے۔ **کلکتہ میں** موٹر کار چلانے کے لئے لندن میں ایک کمپنی قایم ہوئی ہے ایک لاکھ پونڈ یا پندرہ لاکھ روپیہ سرمایہ ہے۔ دو سو موٹر کار آگئی ہیں۔ اکتوبر سے کام شروع ہو جائے گا۔ **اودھ اور روہیلکھنڈ** ریلوے بورڈ نے قرار دیا ہے کہ بڑے بڑے سٹیشنوں پر ایک ہندوستانی انسپکٹر مقرر کیا جاوے جو سودا بیچنے والون کا ملاحظہ کیا کریگا کہ وہ اچھا سودا بیچتے ہیں یا برا۔ **اِس مہینے** کے شروع میں جاپان کے اندر میتھوڈسٹ ایپسکوپل چرچ جنوب اور میتھوڈسٹ ایپسکوپل چرچ شمال اور میتھوڈسٹ کلیسیا کنیڈا کے ڈیلیگیٹس ایک جگہ فراہم ہوئے تاکہ ایک مستقل اور متحدہ سوسائیٹی قایم کرین تاکہ جاپان کے یہہ تینون فرقے ایک ہی کلیسیا ہو جاوین اب یہہ خبر بھی پہنچی ہے کہ ایک مستقل سوسائیٹی جسکا نام میتھوڈسٹ کلیسیا جاپان کی قایم ہوگئی ہے۔ اس چرچ نے اس کا ایک بشپ بھی چن لیا ہے اور اس کلیسیا کا بشپ جاپان ہی کا باشندہ پادری یوئتسو ہونڈا جو اینگلو جاپانی کالج ٹوکیو کے پریسیڈنٹ ہیں مقرر ہوئے ہیں انکا انتخاب آٹھ سال کے لئے ہوا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ پھر بھی انہیں کا انتخاب ہو۔ **ایک جاپانی** نوجوان جو حال میں کیمبرج میں تعلیم پا رہا ہے اور شاہی خاندان میں سے ہے مشرف بہ مسیحیت ہوئے ہیں۔ یہہ جاپانی شاہی خاندان میں سے شاید پہلے ہی شخص ہیں جو مسیحی ہوئے ہیں۔ **قرار پایا ہی** کہ ۲۰ر جولائی کو بمبئی میں آل انڈیا کانگرس میٹنگ منعقد ہو جو موجودہ حالت پر غور کریگی۔ **اجیت سنگھ** باغی بھی مانڈلے کے قلعہ ہی میں منڈلا رہے ہیں۔ **امریکہ** کے وزیر اعظم نے عام طور پر اعلان کر دیا ہے کہ امریکہ جاپان کے ساتھ کوئی جنگ نہ کریگا۔ صلح اور امن کی پالیسی مسیحی پالیسی ہے ٭

ضروری اطلاع خریداران اخبار ہذا برائے مہربانی اُس حساب کی طرف بالضرور توجہ دین جو حال ہی میں انکے نام پر شائع کئے گئے ہیں۔ لہذا دوبارہ درخواست ہی کہ اپنا اپنا بقایا بہت جلد منیجر نور افشان کے نام ارسال فرما دیں

ایڈیٹوریل نوٹس

امریکہ میں کلیسیائی غیر عہدہ داروں میں ایک مشنری تحریک قایم ہوئی ہے۔ ایسے لوگون میں یہہ تحریک ہوئی ہے کہ مشنری کام میں زیادہ دلچسپی لیں اور زیادہ دلچسپی پیدا کرین۔ اِس سوسایٹی کے ممبر آج کل انگلستان میں وارد ہوئے ہیں اور برٹش مشنری سوسایٹیوں کے ساتھ صلاح و مشورہ کر رہے ہیں انکا ارادہ ہے کہ وہ دنیا بھر کے تمام مشنون کو دیکھیں گے اور بعد میں اپنی رائے ظاہر کرینگے۔ تمام شرکا اکٹھے ہوکر نہیں جاوینگے بلکہ جدا جدا پارٹیں مختلف اطراف کو روانہ ہونگی اور امید کی جاتی ہے کہ اسطرح دنیا کے تمام مشنون کا وہ معاینہ کر سکینگے۔ سب سے بڑی پارٹی اگست کے مہینے جہاز پر سوار ہوگی اور یہہ پارٹی جاپان۔ چین۔ فلی پین۔ ہندوستان۔ عرب افریقہ اور ترکی کا سفر کریگی۔ اِس کمشن کے آگے بہت ہی تجاویز پیش کی گئیں ہیں کہ جنکے روبرو وہ غور کرکے رپورٹ دینگی چار سوالات دریافت طلب وہ اپنے سامنے رکھینگی اول کیا مشنری مسیحی کام جاری رکھنا ضروری ہے اور یا کہ غیر اقوام کے اپنے مذاہب انکی ضروریات کے بہم پہنچانے میں کافی ہیں۔ دوم کیا مشنریوں کا کام مفید اور متاثر ثابت ہوا ہے یا نہیں۔ سوم مشنری کام کو مفید اور متاثر بنانے کے لئے کیا کچھ اور کرنا چاہئے۔ چہارم دنیا بھر میں بشارتی کام پھیلانے کے لئے اور کتنے آدمی اور نقد چاہئے۔ اِس کمیشن کی آخری رپورٹ ۱۹۰۸ء سے پہلے حاصل نہیں ہوگی۔ خدا اِس کمیشن کی ہدایت فرمادے۔

نجات آدمی کو آدمی بناتی ہے۔ آدمی ایک عجیب کاریگری ہے۔ کیا ہم اُس سے کنارہ کشی اختیار کرین جسنے ایسی عجایبانہ حکمت سے انسان سی چیز کو بنایا۔ صنعت انسان کے مقابلہ میں کیا ہے۔ تاہم یہہ ہمارا خاصہ ہے کہ ہم صورت کو ایک ہیرو بنا لیتے ہیں۔ علم ادب انسانی نیچر کے مقابلہ میں کیا ہے تاہم ہم انشا پرداز کے دل و جان گرویدہ بن جاتے ہیں۔ اعلے سے اعلے کل انسان کے دماغ کے مقابلہ میں جس نے اُس کل کو اختراع کیا ہے؟ اسی طرح نجات کا کام ایسے مسودے پر ہے جسکا قیام دائمی ہوگا۔ نجات ایسی حرکات پیدا کرتی ہے جو ہمیشہ تک قایم رہینگی۔ انسان کے عمدہ سے عمدہ مخترعات ذہنی فنا ہو جاوینگی لیکن وہ خود اپنی جگہ میں بدستور برقرار رہیگا۔ انسان قایم رہتا ہے کیونکہ وہ ہمیشہ کے لئے ہے۔ دنیا کو انسان کی ضرورت ہے۔ تونکو ضرورت نہیں ہے۔ ہم کو ایسے زندہ دلون کی ضرورت ہے جنمیں آگ دہکتی اور جنمیں زور اور طاقت ہو۔ جنمیں جذبات متحرک ہون اور دماغ ہو اور وفاداری اور راستی کا مادہ ہو جنکی سیرت و خصلت اعلیٰ درجے کی ہو کیرکٹر کی ضرورت ادنےٰ اور اعلےٰ دونون میں ہے۔ اگر انسان نجات یافتہ نہیں ہے تو وہ ابتک نامکمل ہے۔ نجات اعلیٰ قسم کا انسان پیدا کرتی ہے۔ نجات یافتہ انسان عجیب خصوصیتیں ظاہر کرتا ہے۔ بیرحمی کی جگہ رحم جاگزین ہوتا ہے۔ لالچ کی جگہ فیاضی اپنا جوہر دکھاتی ہے کجروی کی جگہ دیانتداری نمودار ہوتی ہے۔ گناہ کی وجہ سے انسان میں نہایت ہی خراب خاصیتیں پیدا ہوتی ہیں نجات سے انسان کی وہ خصوصیتیں ظاہر ہوتی ہیں جو افضلترین اور عمدہ ہیں۔ انسان ضلالت کے گڑھے میں گرکر شیطنت کے کام ظاہر کریگا لیکن نجات یافتہ ہوکر وہ خدا کے ہم شکل بنسکتا ہے۔ انسان کو تھوڑی ترقی پر قانع نہیں ہونا چاہئے اسکو پورا انسان بننا لازم ہے اور وہ پورا انسان مسیح میں ہی ہوسکتا ہے جو کامل انسان تھا اور ابن آدم اِس واسطے کہلایا۔ وہ انسان کو لے کر اپنے ہی ڈھانچہ میں لاتا ہے۔ اور وہ ڈھانچہ سب سے اعلےٰ ہوتا ہے۔ وہ خراب سے خراب مادہ پر اپنا اثر ڈالتا ہے۔ وہ ادنے انسان کو لیکر بادشاہون کے ساتھ اسکو بٹھلاتا ہے۔ وہ اُسکو جو بد اخلاقیون کا عادی ہے ایسا متقی اور پرہیزگار بنا دیتا ہے کہ اُسکی زندگی آیندہ مفید ثابت ہوتی وہ ایک شرابخور کو سرگرم مبشر بنا دیتا ہے اور مردم خور انسانون کو خیر خواہ رعیت بنا دیتا ہے۔ چنانچہ تواریخ اِس امر کی شاہد ہے۔ جنکی آنکھیں دیکھنے کو ہیں وہ دیکھے ٭

آجکل آریہ لوگ اِس بات پر تنے ہوئے ہیں کہ عیسائی اُن کے مخالف اِس واسطے ہوگئے ہیں۔ کہ انہون نے ہر طرح سے عیسائیون کا منہ بند کر چھوڑا ہے۔ اور پادری صاحبان ان کے مخالف اِس واسطے ہیں کہ قحط کے ایام میں جو یتیم بچے اُن کے ہاتھ لگتے تھے وہ اب ان کے ہاتھ سے جاتے رہے۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ پادری صاحبان جنہون نے اپنی نیک تحریک سے آریون کو یتیموں کو بچانا سکھلایا وہ کس طرح اُن کے مخالف ہوسکتے ہیں۔ ہان آریون کو غیرت تو آتی لیکن فقط اتنی کہ کہیں یتیم بچے عیسائی نہ ہو جاوین۔ ہم پوچھتے ہیں کہ آریون کی فیاضی کا دایرہ اپنے ہمقوم سے باہر بھی نکلا ہے یا نہیں۔ چین میں جو حال ہی میں سخت قحط پڑا تھا کیا وہان کے بچون کی پکار کی آواز آریون کے کانون تک پڑین۔ دیکھئے امریکہ کے ایک ہی صاحب ڈاکٹر کلاپس نامی کی بدولت جو ایک مسیحی رسالہ کے ایڈیٹر ہیں دو لاکھ روپیہ کے قریب قحط زدہ گان کی امداد میں پہنچایا گیا ہے۔ اگر آریون میں واقعی سچی غیرت ہے تو جب تک ہم انکا ثبوت غیرون کے ساتھ سلوک کرتے ہوئے نہ دیکھینگے تب تک ہمکو انکی غیرت پر بہت کچھ تامل ہے ٭

توقع کی جاتی ہے کہ بمبئی احاطہ کی کرسچین اینڈیور یونین کی کنونشن اب کی ۱۰ سے ۱۲ اگست تک پونا میں ہوگی ٭

مسیحیت کی وہ خصوصیت جو اس کو دیگر مذاہب سے مختص کرتی ہے

مذاہب سے مختص کرتی ہے سو یہہ ہے کہ یہی ایک مذہب ہے جسمیں طاقت ہے کہ انسان کو ازسرنو زندہ کرے گناہ کی مزدوری موت ہے۔ گناہ کے ارتکاب سے انسان نے خدا کی طرف سے اپنا منہ پھیر لیا ہے اور خدا نے بھی اپنی حضوری اس میں سے ہٹالی ہے۔ اگر انسان جیتا ہو تو نفسانی اور دنیاوی آلایش میں مبتلا ہوکر جیتا ہے۔ اس کا کھانا پینا سب نفس کے متعلق ہوتا ہے۔ کیونکہ دنیا کی طرف اُس کا رُخ ہے اور دنیا ہی اُس کا کھانا پینا ہو اس صورت میں توبہ جو مسلمانوں اور ہندؤں کے نزدیک ہے کچھ معنے نہیں رکھتی۔ اپنی اصلاح کرنی توبہ نہیں ہے اصلاح ارادوں سے ہوتی ہے لیکن جہاں ہمارے روحانی زندگی میں موت واقع ہوئی ہے وہاں ہمارا ارادہ کس کام کا ہے۔ ہمکو نئی پیدایش کی ضرورت ہے اور ہماری توبہ کے یہہ معنے ہیں کہ ہم دنیا کیطرف سے مرجاویں اور ہمارا رخ خدا کی طرف ہو جاوے اور ہمارا کھانا پینا آیندہ وہی ہو۔ مسیح کا یہہ دعوے کرنا کہ میں ہی ایک نجات دہندہ ہوں اور کہ زمین و آسمان پر اور کوئی نام نہیں دیا گیا کہ جس کی طفیل نجات حاصل ہو۔ یہہ دعوے اس بات پر مبنی ہے کہ خداوند وہ طاقت عطا فرماتا ہے جس سے انسان خدا پسند نیکی کرسکے اور یہی مسیحی مذہب کی فضیلت ہے اخلاقی تعلیم تو دیگر مذاہب میں بھی پائی جاتی ہے۔ اور اس کی نسبت مسیحیت انکار نہیں کرتی کیونکہ اُس کا قول ہے کہ دیگر لوگ الہام نہ رکھکر بھی خدا کی شریعت کی شہادت اپنے دلوں میں رکھتے ہیں۔ اس لئے اگر دیگر مذاہب میں اخلاقی تعلیم کے متعلق بہت کچھ مسیحیت کے ساتھ مشابہ ہے تو یہہ اعتراف کرنے سے ہمکو کسی طرح کا اندیشہ نہیں ہے بلکہ اس اقرار سے ہم دیگر مذاہب کے نزدیک آجاتے ہیں اور وہ ہمارے نزدیک۔ لیکن مسیح کا یہہ دعویٰ کہ مذہب میں تیں ہی خاص ہادی اور رہنما ہوں اس بات پر منحصر نہیں ہے کہ وہ ہمکو نیک تعلیم دیتا ہے یا کہ اس کی اخلاقی تعلیم دوسرے گروؤں اور بزرگوں سے بڑھکر ہے گو اس میں بھی شک نہیں ہے کہ اس کی تعلیم واقعی دوسروں پر ترجیح رکھتی ہے۔ لیکن اس نے ایک کام کیا ہے جو کہ دوسرے رشیوں منیوں یا پیغمبروں نے نہیں کیا اور وہ یہہ ہے کہ جو اُس نے کہا اسپر وہ خود کاربند ہوا اور علاوہ اس کے وہ یہہ بھی کرنے کو آمادہ ہے کہ اپنے شاگردوں کو بھی طاقت عطا فرماوے کہ وہ بھی اُس کی سی زندگی بسر کریں یہہ امر مسلم ہے کہ عوام سچائی کو جانتے تو اچھی طرح سے ہیں لیکن اسپر عمل نہیں کرتے۔ ایک فلاسفر کا یہہ قول بالکل صحیح ہے۔ کیونکہ یہہ عام تجربہ ہے کہ نیکی کیا ہے۔ اس کو میں خوب جانتا تو ہوں اور اُسکو پسند بھی کرتا ہوں لیکن کچھ کرتا ہوں تو بدی ہی کرتا ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ دیگر مذاہب کے پیروان مذاہب کے فضائل تو بیان کرتے ہیں لیکن انپر کاربند نہیں ہوسکتے۔ ان مذاہب کی تعلیم کا اثر ہیچ ہے۔ ہاں ظاہری فرائض پر تو کاربند ہوا جاتا ہے کیونکہ وہ ہلکے ہوا کرتے ہیں لیکن خدا کو دل جان سے پیار کرنا اور ہمسایہ کو اپنے جیسا۔ اسپر وہ کاربند نہیں ہوتے مجھے کیا کرنا چاہئے۔ اس کے متعلق تو شرع ہوجاتی ہے کہ روزہ رکھنا۔ زکات دینا پانچوقتہ نماز پڑھنی بیڑا پار کرتی ہے لیکن مجھکو ہونا کیا چاہئے اس پر کاربند نہیں ہوا جاتا ہے۔ لیکن مسیحیت کی یہی خصوصیت ہے کہ مسیح خداوند نہ صرف اخلاقی علم دیتا ہے کہ انسان کو کس قسم کی زندگی بسر کرنا چاہئے بلکہ انسانی جامہ پہنکر وہ خود اخلاقی زندگی کا نمونہ بنکر دکھلاتا ہے اور وہ پیروں کو بھی طاقت عنایت کرتا ہے کہ وہ بھی وہی زندگی بسر کریں۔ ہاں ابتدا میں اس کا پیرو ٹھوکریں کھاتا ہے اور اس کی زندگی ناتکمل ہوتی ہے لیکن رفتہ رفتہ وہ بہتر بنتا جاتا ہے۔ یہہ ایک صریح شہادت ہے اور جو تجربہ پر مبنی ہے کہ غیر اقوام میں انسان تہذیب اور اخلاق دونوں میں گرتا ہی گیا ہے اور مسیحی ملکوں میں انسان ترقی ہی کرتا گیا ہے۔ نہ صرف انکی زندگی کا پیمانہ اعلیٰ ہوتا گیا ہے بلکہ سوسایٹی کے طریقے اور خیالات بھی اعلیٰ اور پاک ہوتے گئے ہیں۔ یہی ایک مذہب ہے جسکو قدرت کا مذہب کہنا چاہئے کیونکہ اُسمیں یہہ طاقت ہے کہ گرے ہوئے انسان کو جلاتے اور اٹھائے۔ اس کے لئے بہت سی شہادت موجود ہے۔ ہزارہا ایسے ہوئے ہیں جو شیطان کے فرزندیت سے نکلکر خدا کی فرزندیت میں داخل ہوگئے۔ ہم یہہ مان سکتے ہیں کہ بہت ایسے بھی عیسائی ہیں جو مسیحی مذہب کے اصول پر نہیں چلتے لیکن پھر بھی انکی عام زندگی تہذیب اور اخلاق کے لحاظ سے دوسروں سے اچھی ہوتی ہے ؎

مراسلات

کرکٹ وفٹ بال میچ بٹالہ

مورخہ ۷ و ۹ بروز جمعہ و سنیچر قادیان و بیرنگ ہائی سکول میں بوقت صبح کرکٹ کا میچ ہوا۔ سو صبح کا وقت جبکہ سارا عالم عالم بیداری میں آتا ہے کیسا خوشگوار اور سہانا معلوم ہوتا ہے۔ انسان کی طبابت خواہ مخواہ شگفتہ ہوتی ہے دل بشاش ہوتا ہے۔ بستروں سے اٹھکر نماز پڑھ اور قدرے ناشتہ تناول فرماکر کوئی چھہ بجے بیرنگ سکول کے طلبا طیار ہوگئے۔ اس وقت وہ مثل صادق آتی ہے۔ کہ کسی نے پوچھا سپاہی سے کہ لڑیگا تو جواب دیا کہ ہمارا کام ہی کیا ہے جھٹ گیند اور بلہ لیکر میدان میں بہادروں کی طرح نکل پڑے۔ سو ادھر سنئے قادیانی مریدوں کی یہہ بھی رات کے نمازیں پڑھتے پڑھتے صبح ہو جاگے اور بیرنگ کا سیدھا راستہ لیا۔ اور یہہ بھی شیروں کی طرح نکل پڑے



پہلے قسمت آزمائی باری کی ہوئی۔ سو پہلے بیرنگ والے کھیلے۔ اور بیرنگ کے بیٹر احمد صلاح نکلے۔ کچھ کچھ ڈرتے جیساکہ عام قاعدہ ہوتا ہے۔ پر جب ایک دو بول کھیل چکے۔ تو کیلے کیطرح جم گئے اور ایک ٹپ ٹپ اور دو ملرہٹ سے اپنا کام کرتا گیا اور ایک کھیلنے والا کچی اردن سونٹ جسکو کھیلنے کا خاصہ شوق ہے اگر رعایت نکردن تو اچھا کھیلا۔ اور وہ تول تول کے لگائیں کہ قادیانی مریدون کی چکری بھلادی۔ ہوش اڑادیئے خیر حاصل کلام ۷۰ ارنز ہوئیں۔ لو پھر قادیانی کھیلے اور انہوں نے بھی جوان مردی اور کرکٹ کا جوہر دکھلایا۔ پر صرف ۲۹ کرسکے پھر ہماری ٹیم کھیلی۔ اور اُس نے صرف ۴۷ کیں۔ پھر قادیانی انہوں نے ۲۹۔ خیر ناظرین آپ نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ اور یہہ بھی ملحوظ خاطر رہے کہ اِس سال چند کھلاڑی بھی چلے گئے ہیں۔ اور ان کھلاڑیون کا جہان کہ گنتی ہوئی اور بنا شور یہ ہیں چند طلبا کا نکل جانا اور وہ بھی کھلاڑی کیسا تم ڈھاتا ہے اور یہہ بھی یاد رہے کہ گذشتہ سال بھی قادیانی کرکٹ میں شکست فاش کھاچکے ہیں۔ اور یہہ واقعہ دوسری دفعہ ہوا ہے۔ دوسرے دن فٹ بال شریف صبح صبح ہوئے اگرچہ ہمارے لڑکے کئی صورتون میں کمزور تھے۔ پر خیر ان رشیدا دن شاید عیالداروں کے سامنے خاصے کھیلے۔ اور اظہر من الشمس تھا کہ بیرنگ والے فٹ بال میں زک اٹھائینگے۔ سو قادیانی مریدون نے ایک گول بیرنگ والوں پر کردیا۔ اور ہوا کا مخالف چلنا اور بھی قادیانی کا ممد تھا۔ پر تو بھی بیرنگ والے اپنے حوصلے پر نلے رہے۔ اور ایک لڑکے نے سرگروہ بنکر ایسا رش کیا کہ فوراً صف چیرتا ہوا گول کرآیا۔ اور پھر قادیانی بھی جوش سے بھرگئے اور انہوں نے ایک گول کردیا۔ آخر میں وقت مقررہ ختم ہوا۔ سو خادم کی اگر غلطی ہوئی ہو تو قادیانی معاف کریں۔ کیونکہ ہمارا اور انکا دیرینہ حساب چلاآتا ہے۔ فقط

ایم۔ پی۔ پروانہ از بٹالہ۔

اِس مراسلہ کے آنے سے پہلے اِس میچ کے بارے میں اخبار بدر مورخہ ۲۷ جون اتفاقاً ہماری نظروں سے گذرا جسمیں یہہ الفاظ درج تھے۔ "آسمان نے ہر ایک میچ میں ہمارے سر پر سایہ رکھا۔ اور لوگ بے اختیار بول اٹھے کہ یہہ تائید الٰہی ہے۔ خدا کے مسیح پر سلام ہو"۔ ہمارے نامہ نگار کے مضمون سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر میچ مذکور میں واقعی قادیانی مدرسہ کے طلبا کے سر پر سایہ تھا تو وہ شاید ابر کا سایہ ہو تو ہو لیکن فتح کرکٹ کا سایہ نظر نہیں آیا۔ چنانچہ خدا کے مسیح پر سلام ہمارے خیال میں الٹا پڑا۔ اڈیٹر۔

لائق توجہ گورنمنٹ آف پنجاب

اِس سال ایک طرف تو ہمارے غریب ملک پنجاب کا بیماری طاعون سے وہ حال ہوا کہ قلم تحریر کرنے سے عاجز ولاچار ہے۔ مشکل سے کوئی جگہ محفوظ رہی ہوگی۔ جہاں پر پلیگ نے گھروں کے گھر ویران نہ کئے ہوں بعض خاندانوں میں ایک ہی دفعہ سب کے سب بیمار ہوگئے اور کوئی پانی دینے کیلئے بھی تندرست نہ رہا نہایت افسوس ہے کہ بعض لوگ تو بسبب نہ ملنے پانی اور روٹی کے ملک الملک کی راہی ملک عدم ہوگئے۔

مگر دوسری طرف بمصداق یک نہ شد دو شد والا معاملہ درپیش ہوگیا۔ کہ آخری ماہ چیت و شروع ماہ بیساکھ کو بسبب تیزی ہوا اور بےموقعہ بارش کے فصلوں کا وہ حال ہوا کہ بنی نوع انسان پر خداوند کریم کا بھاری ہاتھ نظر آیا یعنی اجناس غلہ گندم و چنا و دھنیا نصف سے زیادہ برباد ہوگئیں۔ غلہ گندم کے دانے بشکل زیرہ و سونف کے نہایت پتلے اور سیاہ رنگ ہوگئے ہیں۔ جس کھیت سے ۲۰ من اناج کی امید تھی اب شاید مشکل سے آٹھ من اناج حاصل ہوا۔ طاعون سے رہی سہی جانیں ڈر سے سوکھ رہی ہیں زمیندار واویلا کررہے ہیں کہ آیا نہ معلوم یہ مال کہاں سے ادا کرینگے۔ بعض لوگوں کی فصلیں بسبب نہ ملنے مزدوروں کے زمین پر گرگئیں ہیں تو بھی پھر خدا کی جناب میں شکریہ ادا کررہے ہیں کہ جانیں بچ گئیں اور باقی جنہوں نے مہنگے سستے مزدور لگاکر فصل کاٹ بھی لی ہے وہ پیٹ بھر کھانا تو درکنار مال مویشی فروخت کرنے کو تیار ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ سرکار کا حق نہ ادا کرنے کے باعث نمبردار بذریعہ تحصیل کسی سرخ لاٹھی رلال ڈنڈے کا منہ نہ دکھائے۔ افسوس ہے کہ جن بیچاروں کی کمائی پر دنیا کے کار عظیم چلتے ہیں اور تمام صنعت و حرفت و کاروبار و عیش و عشرت کے کاروبار نکلتے ہیں آج ان کا یہہ حال ہے جن کے بغیر نہ بادشاہ تخت سلطنت پر زینت دیتا ہے نہ کوئی فقیر تکیہ پر پیٹ ٹھنڈا کرتا ہے۔ بیچارے گھر چھوڑ چھوڑ کر خانہ بدوش ہونے کو تیار ہیں۔ اِس لئے ہم نہایت عجز و انکساری سے جملہ زمینداران کے لئے سفارش کرتے ہیں کہ ان لوگوں کی حالت موجودہ پر ہماری مہربان اور رعایا پرور گورنمنٹ امسال لطف کرم سے آبیانہ و مطالبہ مال کا زیادہ زیر بار نہ ہونے دے اور کچھ اظہار معافی سے حق رسی فرمادیں لوگ نہایت قابل رحم ہیں خدا ان حاکموں پر جو غریب رعایا پر رحم کرتے اور ترس کھاتے ہیں اقبال بخشا ہے امید ہے۔ کہ ہماری یہہ ناقص تحریر ضرور کسی حکام اعلیٰ کی خدمت میں پہنچیگی فقط زمینداروں کا خیرخواہ

پادری بوٹا مل مانانوالہ اپر گوگیرہ

جناب ایڈیٹر صاحب

آپ برائے مہربانی بندے کی ان چند سطور کو اپنے اخبار گہربار میں درج کریں اگر آپ مناسب خیال کریں۔ آج کل بہت سے آدمی آزادی کا زمانہ دیکھکر اپنے آپ کو (نعوذ باللہ) مسیح قرار دیتے ہیں کہ ہم ملہم ہیں۔ ذرا آج کل کے مسیح قادیانی اپنی الہامی کتاب یعنی قرآن شریف

سے بتا تو دیں کہ خداوند کریم نے انکی الہامی کتاب دجسکو کہ وہ الہامی کہتے ہیں کہ الہامی ہے، ہمارے مسیح کو کن کن الفاظ سے یاد کیا ہے۔

کیا کوئی گناہ مسیح کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ جو وہ ہمارے مسیح کو کہتے ہیں کہ اُس نے فلان برا کام کیا اور فلان جگہ شراب پی جبکہ میرزا قادیانی نے اپنی کتاب بنام چشمہ مسیح میں ارشاد فرمایا ہے۔ ذرا اپنی کی طرف توجہ کریں تو معلوم کرینگے کہ مسیح سب پیغمبرون اور ولیوں سے زیادہ پاک ہے جبکہ انکی الہامی کتاب (قران شریف میں) درج ہے کہ تمام گذشتہ نبی بمعہ حضرت محمد صاحب کے معافی کے خواستگار ہوئے۔ مریدان میرزا صاحب سے اور مرزا صاحب سے بھی عرض کی جاتی ہے کہ مسیح یسوع کا جو کہ مردون میں سے جی اٹھا تھا گناہ قران شریف سے ثبوت کریں

راقم حاکم رائے مشن ہائی سکول

سرگذشت برٹش گومیانان

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم

از راہ مہربانی یہہ چند سطور نورافشاں کے گوشہ میں درج کرکے بندہ کو ممنون و مشکور فرمایئے برٹش گومیانان امریکہ کے نزدیک ہے سمندر سے چاروں طرف گھرا ہوا ہے لمبائی قریب سو میل کے اور چوڑائی اَسّی میل کے ہے یہہ جزیرہ ہندوستان کے موافق ہوا ہے ہمیشہ بارش ہوا کرتی ہے اور لوگ کاشتکاری بھی خوب کرتے ہیں مثلاً دھان و کمئی و کساوا و پلاٹین وغیرہ یعنے ہر طرح کے اجناس پیدا کرتے رہتے ہیں اور روز بروز آبادی ہی بڑھتی جاتی ہے اور ملک ملک سے ہر قسم کے آدمی آتے و بود و باش کرتے جاتے ہیں مثلاً چینیا و پوٹگی و پنجول و کافری و حبشی و مندراجی و کابلی و ہندوستانی وغیرہ۔ خاصکر ہمارے ہندوستانی بھائی اوروں کے بہ نسبت زیادہ ہیں اور ہندوستان سے ہمیشہ ہر قسم کے لوگ علی الاتوار چلے آتے ہیں مثلاً برہمن چھتری شودر و بیس۔ یہہ ملک امریکہ کا ایک کنٹنٹ قرار دیا جاتا ہے۔ ہمارے ہندوستانی بھائی ہند سے آکر انگریزی رفتار و گفتار رکھے ویسے ہو جاتے ہیں ٹوٹی پھوٹی انگریزی بولنا اور کپڑا پینکر کھانا وغیرہ برہمن شودر کا کام کرتا ہے اور چھتری بنیاں کا کام کرتا ہے کوئی درزی کے کام وغیرہ میں مشغول رہتا ہے۔

یہان تک کہ برہمن شودرن سے بیاہنا اور شودر برہمنی سے اور ایس میں اولاد پیدا ہوتے ہیں سو دیکھا جاتا ہے کہ ذات و پات کا بندھ ٹوٹا جاتا ہے۔ برہمن چمار کے گھر کھاتا ہے اور چھتری شودر کے ہاتھ سے لوگ کہتے ہیں کہ یہہ تو انگریزی ملک ہے مثل مشہور ہے۔ کہ جیسا دیس ویسا بھیس خدانخواستہ چلتے پھرتے کہیں چوٹ لگ گیا تو جھٹ پکار اٹھتے ہیں او لارڈ جیزس کرائیسٹ۔ لیکن جب انسے کہا جاتا ہے کہ لارڈ جیزس کرائیسٹ کو نجات دہندہ جانکر قبول کرو تو لوگ جواب دیتے ہیں کہ کیا ہم اپنے آبائی رواج کو چھوڑ کر کرسچن ہو جاویں۔ القصہ ہمارے ہندوستانی بھائی بن رکھوارے کے بھیڑ کے موافق تھے شکر ہے خدا کا کہ اُس نے اپنے جھنڈ میں ایک گڈریا کو بھیجا کہ انکی پرواہی کرے۔ عرصہ دس برس کا ہوتا ہے کہ ایک پادری صاحب کینڈا سے تشریف لائے صاحب موصوف کا نام جے۔ بی کراپر ہے یہہ صاحب نہایت رحم دل ہیں اور لوگوں کی بھلائی کے ہمیشہ خواستگار اور جستجو میں رہتے ہیں بہت شفقت و جانفشانی کے بعد صاحب موصوف نے ہندوستانیون کے بیچ مقام بیبر ہوپ میں مشن کا کام جاری کیا یعنے اسکول و چرچ وغیرہ بنانا شروع کیا رفتہ رفتہ اور جگہ میں بھی مشنری کارندہ بھیجے گئے۔ اس وقت جہاں سو مسیح کا کام ہو رہا ہے جدھر نظر ڈالئے ادھر ہی مسیح کا جھنڈا دکھلائی دیتا ہے۔ اس سے پہلے ہمارے ہندوستانی بھائیوں کا کوئی پرسان حال نہیں تھا۔ لیکن صاحب مذکور کے آنے سے مدرسون میں انگریزی و ناگری پڑھانا شروع ہوگیا اس اثناء میں ہمارے ہندوستانی بھائی سرکاری دفترون میں کام کرتے ہیں مثلاً انٹرپیٹر یعنے پیشکار وغیرہ کے طور اس موقع پر مسیح کا کلام یاد آتا ہے متی ۱۳ باب ۱۴ کہ وے دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے اور سنتے ہوئے نہیں سنتے اور نہیں سمجھتے ہیں۔ تم کانوں سے تو سنوگے مگر سمجھوگے نہیں اور آنکھوں سے دیکھوگے پر دریافت نہ کروگے۔ وغیرہ اس ملک کے یوائی لوگ جو پیدا ہوتے ہیں

وہ ہندوستانی زبان بولنے سے شرماتے ہیں گو کہ لوگ دیکھتے ہیں کہ بغیر مادری زبان کے کاروائی درست نہیں ہوتی تاہم اس ملک کے پیدا شدہ مادری زبان کو کچھ جانتے ہیں۔ لیکن صاحب موصوف ہر طرح سے کوشش کرتے ہیں کہ لوگ مادری زبان سیکھیں اور بول چال بھی اپنی مادری زبان میں رکھیں تاکہ یہہ جزیرہ ہندوستان کے موافق ہوجاوے اُسی غرض سے صاحب مذکور نے ایک اسکول میں صرف ناگری اردو جاری کیا ہے اور جگہ بھی ارادہ ہے وہ علم شروع کیا جاوے کیونکہ انگریزی مدرسہ بہت ہے۔ پادری صاحب بھلائی کرنے پر تیار ہیں اور دوسری طرف شیطان کرمند موجود ہے۔ گذشتہ مارچ سنہ رواں میں مقام بوشلاٹ ایک شخص بابو لچھمن سنگھ نامی مسیح کے سرن میں آنے چاہا لیکن شیطان نے اپنی فوج کو ترغیب دی اور لوگ فوجداری پر آمادہ ہوئے یہان تک کہ کوئی کوئی زخمی ہوگیا۔ لیکن لچھمن سنگھ کے من میں تسلی نہیں اسنے چاہا کہ میں مسیحی ہوؤن آخرش بہت مار دھاڑ کے بعد ۶ اپریل کو بپتسما لینے کو ۲ بجے وقت مقرر ہوا۔ تاریخ مذکورہ پر پادری صاحب تشریف لائے گرجا شروع ہونے سے پہلے ہندو اور مسلمان تماشبین چرچ کے اندر داخل ہوئے اور لوگون کے ہاتھ میں ہتھیار یعنے معہ چھڑی وغیرہ کے بیٹھے تھے۔ پادری صاحب نے ساتھ دعا کے چرچ شروع کیا بعد واعظ کرنے کے اصطباغ کی کاروائی میں مشغول ہوتے جب ہاتھ میں پانی لیکر اُس

شخص کے سر پر ڈالا۔ ایکبارگی یہہ آواز بلند ہوئی کہ یہہ اب ہلوگون کے ہاتھ سے جاتا رہا ہے۔ دعا نہیں ہونے پائی تھی کہ شیطانی فوج نے بلوہ کر دیا اور لٹھ چلنی شروع ہو گئی اُس کے بلوائیوں نے ارادہ کیا کہ بپتسمہ لینے والے کو جانسے مار ڈالیں ۔ ۔ پڑتے ہوئے پچھن سنگھ نے کہا کہ میں بچ ہو چکا اف آل یو دانٹ کل بی کل می مشنری کے لوگ تھوڑے زخمی ہوئے۔ پادری صاحب ملکہ اور ان کے کپڑے بھی پھاڑ ڈالے قصہ کوتاہ پولیس نے پہنچکر بلوہ بند کیا اور بہت دھم دھکا کے بعد پولیس نے اپنے ہمراہ پچھن سنگھ کو مکان پر لے گیا اور حفاظت کے لئے پولیس تعینات کی گئی تاکہ اور کوئی حادثہ واقع نہ ہووے۔ مشنری واپس آکر پھر بھی دعا میں آواز بلند کیا پادری صاحب نے کہا کہ نہ تو بل سے نہ پراکرم سے لیکن ایشور کے آتما سے ہوا ۹ بجے رات کو چرچ معہ دعا کے ختم ہوا اور لوگ خداوند کا ہزار ہزار شکر کرتے ہوئے اپنے اپنے مکان کو راہی ہوئے دیکھا جاتا ہے کہ شیطان بہشت کے دروازے تک انسان کا پیچھا کرتا ہے اور اپنے کوشش سے باز نہیں رہتا۔ آخرش شرمندہ ہو کر ہار مان چلا جاتا ہے۔ اور وہ شخص جسے پکارتا ہوا اپنے آسمانی فوج کے ہمراہ اندر داخل ہوتا ہے اور یہہ صدا سننے میں آتی ہے آؤ آؤ آسمانی جلال میں شامل ہو۔ سچ ہے جسے بولا دے رب اُسے کھدیڑے کون۔ ناظرین نور افشان کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنی اپنی دعاؤں میں اس چھوٹے سے جزیرہ کو یاد فرماتے رہینگے تاکہ مسیح کی بادشاہت بہت جلد پھیل جاوے آمین

دنیا میں مذہب عیسوی کسطرح پھیلا

مضمون ہذا از ترجمان لالہ سائیں داس جی ایم ۔ اے ۔ آریہ گزٹ سے ہمارے مسیحی اخبار نور افشان مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۷ء کے صفحات ۳ و ۴ میں شائع ہوا ہے۔ لالہ صاحب فرماتے ہیں کہ "بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مذہب عیسوی کی موجودہ عالیشان عمارت کی بنیاد میں خالی دولت ہے"۔ لیکن انہوں نے وسایل زر و مال کو "تاتا" روپے کی کھیل بتا کر سامعین کی توجہ ایک دوسری حالت کی طرف کھینچی ہے وہ دوسری حالت کیا ہے دو آدمیوں کا ذکر کرکے انہوں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ "ان دونوں پرچارکوں کی زندگی کا مطالعہ ظاہر کریگا کہ مذہب عیسوی کے موجودہ اور گذشتہ مشنریوں میں کتنا بھاری فرق ہے اور وہ لوگ جنہوں نے اس مذہب کا پرچار کیا۔ وہ کیسے جانباز بے غرض اور سادہ تھے۔ بے شک یہہ فرق انہیں لوگوں پر ظاہر ہو سکتا ہے۔ جو مقدس پولوس اور اینتھنی مصر کے ایک شریف زادہ یعنی زاہد مسیحی راہب کی زندگیوں کو نہ صرف پڑھ لیں بلکہ بغور مطالعہ کریں۔ اگر کوئی شخص لالہ صاحب کی اس ترغیب کو مانے اور اسپر عمل کرے یعنی سنٹ پال کی لایف کا بغور مطالعہ کرے تو وہ اس نتیجہ سے بھی جو لالہ صاحب موصوف نے پیش کیا ہے کہ باطن مسیحیت کی بنیاد اس سب سے زبردست طریقہ پر منحصر ہے جو مسیحیوں کے جوشیلے گروہ نے برتا کہ "سادہ زندگی بسر کرنے والے اور دھرم پر نثار ہونے والے آدمی میدان میں آئے جنہوں نے مسیح کی سولی کو کندھے پر رکھکر اس کے نام کا پرچار دیش دیشانتر میں کیا" کہیں ایک زیادہ عمدہ نتایج پر پہنچیگا۔ اب لالہ صاحب کا اصلی مقصد تو یہہ نہیں ہے کہ مسیحیت کی اشاعت کا وہ بنیادی اصول بیان کریں جس بنا پر کہ آج مسیحیت کی اشاعت کا وہ بنیادی اصول بیان کریں جس بنا پر کہ آج مسیحیت کا یہہ ثمرہ دیکھا جاتا ہے کیونکہ صاف صاف لکھا ہے کہ اس لئے جب کبھی آپ کے دل میں اپنے پیارے ویدک دھرم کے پھیلانے کا خیال پیدا ہو تو یاد رکھیں کہ آپ کو بھی پال اور اینتھنی کی طرح کام کرنا ہوگا" پیشتر اس سے کہ ہم مسیحی لوگ مسیحیت کی اصلی اور حقیقی بنیاد کا ذکر اور اُن متقدمین بزرگوں کی اُس محنت کا کہ وہ کیسی بے غرضانہ محبت کی کشش سے ایسی محنت میں جانبازی کر گئے بیان کریں۔ لالہ صاحب کے بیان سے اتنا تو صاف ظاہر ہے کہ انہوں نے دنیاوی دھن میں ہو کر کسی قسم کی پرچار کرنے والے لوگوں کے حوائج کو غلط ٹھہرا دیا ہے اور ہم لالہ صاحب کی اس قیاسی رسائی تک پہنچنے کی داد دینی چاہئے کیونکہ انہوں نے بخوبی غور کرکے دیکھ لیا ہے کہ ان لوگوں کے بڑے بڑے خیال باندھنے کا نتیجہ سوا احمقانہ رونق کے آدمی کے لئے مذہب کی راہ سے کچھ فائدہ بخش پیدا نہیں ہوتا۔ ہاں اگر کچھ دنیاوی فلاح اور ترقی جاہ کی امید ہو بھی سکتی ہے تو ابتدا اُسکی جوشیلے گروہ کی طرح سادہ زندگی بسر کرنے اور دھرم کے لئے از عالمگیر دولت و ثروت حاصل کرنے کی غرض سے نثار ہونے والے آدمی بنکر میدان میں آنا چاہئے اس صورت میں اور کیا نمونہ پر جسطرح مذہب عیسوی کے پرچار کرنے والوں کی محنت کا ثمرہ آج مذہب مذکور کے پیرو بھوگ رہے ہیں شاید ایسا ہو کہ دوسرے کسی قسم کے پرچار کرنے والے سادھو کا ثمرہ بھی کسی قوم کو ایسا ہی مل جاوے۔ جو آجتک نہ مل سکا۔ اچھا یہہ مسئلہ بھی باقی ہے؟ مگر باقی کہاں۔ یہہ تو وہی مسئلہ ہے کہ زمین گول ہے جہان سے روانہ ہوئے وہیں پھر واپس آ گئے۔ ڈنکے کی چوٹ کے ساتھ نہیں بلکہ مغرب سے مشرق تک دھندھناتی ترین کے آواز سے واضح رائے شریف ہو کہ مسیحیت کی ترقی نہ صرف سادہ زندگی جو کہ ایسی سادھوانہ زندگی نہ تھی جو بھیکھ پر روزانہ روٹی کی تاک میں رہے ہوں۔ اور نہ زر و مال و روپیہ کی کھیل پر بلکہ اُس بنیاد لازوال پر ہے جسکی نسبت پال یعنی مقدس پولوس فرماتا ہے" میں نے اُس توفیق کے موافق جو خدا نے مجھے بخشی دانا معمار کی مانند نیو (بنیاد) رکھی اور دوسرا اسپر عمارت اٹھاتا ہے۔ پس ہر ایک خبردار رہے کہ وہ کیسی عمارت اٹھاتا ہے۔ کیونکہ سوا اُس نیو کے جو پڑی

لگے۔ مسز جانسن کو تو اُسکی ہر ایک بات پسند آئی تھی گویا کامل ہی کجھتی تھی اور سچ بھی تھا کہ اُس کے طور وطریق صورت وشکل قدو قامت قابل پسند تھے۔ البتہ ان ظاہری خوبیون کے علاوہ اُسکی عادات۔ مزاج وغیرہ سے تو کوئی واقف تھا ہی نہیں۔ دوسرے روز شام کو آیا اور کہانے کے بعد بہت سا گانا بجانا ہوا۔ یہان تک ہملوگ مصروف رہے کہ کسی کو معلوم نہ ہوا کہ رات کے بارہ بج چکے تھے۔ اتنے میں میجر سٹیسن کی آنکھ گھڑی پر پڑی وہ گھبرا کر اٹھا اور مسز جانسن سے بہت دیر تک بیٹھے رہنے کا عذر کر کے چلا گیا۔ ہم سب بھی اپنے اپنے سونے کے کمرون میں گئے۔ میں نے سونے کے پیشتر بائبل کھول کر آسرو زکے باب کو پڑھا اور دعا مانگی۔ اُس باب کی ایک آیت نے مجھ پر عجیب طور سے اثر کیا۔ جو یسعیاہ نبی کے ۲۶ باب کی پانچوین آیت تھی۔ اُس کی ۲۶ آیت میں یون لکھا ہے جو کہ مجھکو بیحد پڑھنا پسند آتا ہے۔

یقیناً جس انسان نے اپنا کامل بھروسہ خداوند پر رکھا اسکو کبھی اس دنیا میں کسی چیز کی کمی نہ ہوگی۔ گو کہ میں غریب۔ بے وسیلہ یتیم لڑکی تھی تاہم میرے دل میں انجیل کے وعدون سے ایسی تسلی اور آزادگی سمائی ہوئی تھی جو شاید بہت تونگرون اور عالمون کو حاصل نہ ہوئی ہوگی۔ کیا ہی مبارک ہیں وہ لوگ جنہون نے خداوند پر بھروسہ رکھا اور اُس کے وعدون کو اپنا حصہ اور ذخیرہ سمجھا۔ اُن کو اس دنیا کی تکلیفین۔ مایوسیاں فکر اور مصیبتین ہیچ معلوم دینگی۔ کیونکہ وہ یقین کرتے ہیں کہ خداوند اُن کے ساتھ ہے اور کہ وہ جو کرتا ہے سو سب بہتر اور اچھا ہے۔ اُس کے وعدے سچے اور اُس کے کام درست یعنے اگر ہم صرف اسپر ایمان رکھیں یعنے کہ مان لیوین کہ جو کچھ وہ کرتا ہے کڑوہ ہو یا میٹھا۔

اپنے گھر رہنے کو بلایا اور اُس کے بعد بھی کئی ایک مرتبہ اُن کے گھر میں . . . . . تھوڑے تھوڑے دنون کے لئے آکر رہی جب سے مجھے اُن سے دوستی پیدا کرنے کا اتفاق ہوا۔ اب تو وہ میری ایسی دوست بن گئیں کہ جن کے پاس میں ہر ایک مصیبت میں جا سکتی تھی اور انکو اپنی دلی بات بتا سکتی تھی میں نے انکو ہمیشہ دوستانہ صلاح دینے میں طیار پایا۔ اِس دنیا میں کتنے تھوڑے لوگ ہیں جو کہ مصیبت میں کام آتے یا جب ہم تکلیف میں ہیں تو ہمدردی دکھلاتے یا نیک صلاح دیتے ہیں۔ پس جتنے دن مس نورا ہمارے گھر میں رہتی میری روح روحانی باتون میں وہ چند سرگرم ہو جاتی۔ کیونکہ وہ اور میں اکٹھا بیٹھتے تو سوائے انجیل کی سکھلاوٹ اور لوگون کی بھلائی کے ذکر اور دوسری بات حتی المقدور درمیان میں نہ لاتے۔ جیسا کہ لوہا لوہے کو تیز کرتا ہے ویسے ہی نیک صحبت نیکی کی طرف رغبت دلاتی ہے اور بری صحبت برائی کیطرف۔

میجر سٹیسن نے اپنے وعدہ کے مطابق لکھ بھیجا تھا کہ میں کل تیسرے پہر چاء پینے کے لئے آونگا۔ ہم سب کے دلوں میں اُن کے گانے کو سننے کا شوق تو بہت تھا ہی۔ قریب ۴ بجے کے مس جانسن میرے کمرہ میں آئیں اور پوچھنے لگیں کہ مریم کیا تم ابھی تک طیار نہیں ہو۔ میجر سٹیسن کے آنے کا وقت عنقریب ہے چلو آگے ہی چلکر کمرہ میں بیٹھیں۔ مس جانسن حقیقتاً بہت خوبصورت لڑکی تھی لیکن اُس وقت وہ اپنی سیدھی سادھی ہلکی پیازی پوشاک میں اور دنوں سے بھی زیادہ خوبصورت دکھائی دیتی تھیں۔ میں ایک لحظ کیواسطے اُس کے چہرہ پر سے آنکھ ہٹا نہ سکی۔ پھر



جلدی جلدی منہ ہاتھ دھو کے اُس کے ساتھ بیٹھنے کے کمرہ میں چلی گئی۔ ہمارے پہنچنے کے دو منٹ پیچھے مسٹر اور مسز جانسن بھی کمرہ میں آ گئے۔ اُتنے عرصہ میں نوکر نے میجر سٹین کی خبر دی۔ سلام بھیجنے کے بعد وہ اندر آئے۔ سب سے سلام و دعا کے بعد بیٹھ گئے۔ مسز جانسن نے آن سے گلے کا حال پوچھا۔ کہا کہ آج تو میں آپکی مہربانی سے بالکل اچھا ہوں لیکن تین دن اور رات میں بہت ہی دق رہا۔ گلا کبھی کبھی بند ہوتا معلوم دیتا تھا۔ کھانسی بشدت۔ کسی قدر بخار۔ اور آواز تو بالکل بیٹھ ہی گئی تھی۔ ہر چند مینے رائی کے تیل کی مالش کی اور ایک فلالین کا ٹکڑہ گلے پر باندھ بھی رکھا۔ شہد اور گرم پانی پیتا رہا۔ ملٹھی اور گوند بھی منہ میں رکھتا رہا لیکن کچھ فرق نہ معلوم ہوا۔ لاچار ڈاکٹر کو بلایا۔ اُس نے رائی کا پلاستر میری چھاتی پر اور ایک چھوٹا سا گلے پر بھی دس منٹ تک لگا رکھا کچھ دوا پینے کو دی اور گلسیرین ٹینن کو پانی میں ملا کر غرارے کرنے کو بتلائے۔ ایک چاء کے چمچہ بھر گلیسرین بھی ہر تیسرے گھنٹے پینے کو بتلا گئے۔ اس کے بعد مجھے کچھ افاقہ ہونے لگا۔ اتنے عرصہ میں نوکر لوگ چاء کا سامان طیار کر کے لے آئے۔ سب نے کھانا شروع کیا۔ جینا بھی اپنے پہیوں والے کوچ پر دو نوکروں کی مدد سے کمرے میں آئی اور میرے پاس بیٹھ گئی۔ میجر سٹین اٹھ کے اُس کے پاس بیٹھ کر بہت دیر تک اُسی کے ساتھ بات چیت کرتا رہا۔ بعد اُس کے مسز جانسن نے انکا وعدہ پورا کرنے کو یاد دلایا۔ وہ جلد ہی اٹھ کھڑا ہوا اور ہنس کے کہنے لگا کہ مجھے تو امید تھی کہ شاید آپ لوگ میرے وعدہ کو بھول گئے ہوں گے۔ کیا خوب مسز جانسن نے کہا تب تو آپ نے ہماری یادداشتوں کی بہت ہی تعریف کی۔ ہرگز نہیں اُس نے

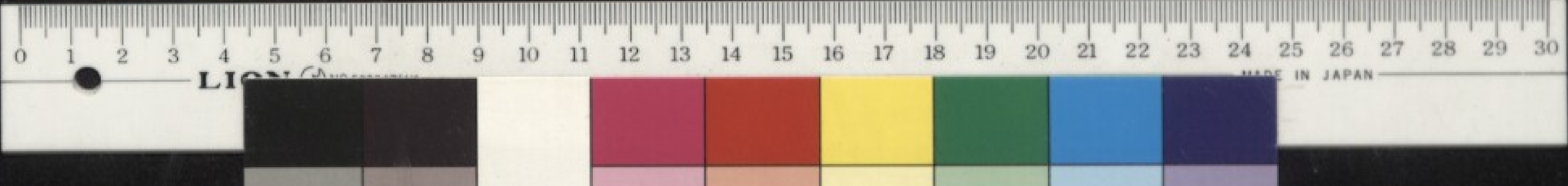
کہا۔ اور آگے بڑھ کر باجا کھولا اور پہلے ایک گت ایسی بجائی کہ بیان کا قصد بے فائدہ ہوگا۔ اُس کی انگلیاں باجے کے نوٹ یعنے پردون پر ایسی پھرتی تھیں جیسے پتا پانی پر۔ اور باجے کی گونج ایسی جیسا کہ کسی کے بہت شیرین گانے کی آواز۔ جب وہ گت ختم ہوگئی تو اُس نے باجے کی آواز دھیمی کرکے گانا شروع کیا۔ اُس کے گانے کی تحفگی تو میں آگے ہی بیان کر چکی ہوں۔ خاص یہہ تھی کہ ہر ایک لفظ الگ الگ سُن پڑتا تھا اسی طرح جیسا کہ کوئی بول کر بتا رہا ہے۔ خلاصہ اُس گیت کا کچھ ایسا تھا۔

"میں نہیں جانتا وہ دن کب آئیگا۔ نہ جانتا ہوں کہ وہ جگہ کہاں ہوگی۔ یا وہ موقعہ کیا ہوگا۔ نہ جانتا ہوں کہ وہ موسم کیا ہوگا یا میری حالت کیا ہوگی۔ صرف اتنا میں جانتا ہوں کہ ایکوقت ہے جبکہ میں پھر تم سے ملونگا"

جب گیت ختم ہوا تو سب نے اس کا شکریہ ادا کیا۔ پھر اس نے مس جانسن کے پاس جا کر اُن سے گانے کی درخواست کی۔ انہوں نے اُس کی درخواست کو منظور کیا اور باجہ کے پاس جا کر مجھ سے کہنے لگیں کہ تم میرے واسطے باجہ بجاؤ تو میں آسانی سے گا سکونگی چنانچہ مینے اُن کے واسطے وہ گیت جس کا شروع یہہ ہے کہ۔

"تیری آواز میرے خواب میں آتی ہے"۔

بجادی۔ مس جانسن اس گیت کو ہمیشہ بہت عمدہ طرح سے گاتی تھیں۔ اب تو شام تمام ہوگئی تھی۔ جب اُن کے رخصت کا وقت قریب آیا تو مسز جانسن نے اُن سے کہا کہ کل اگر فرصت ہو تو شام کا کھانا ہمارے یہاں ہی کھانا۔ جواب دیا۔ آپکی مہربانی۔ میں خوشی سے حاضر ہونگا۔ یہہ کہکر وہ اپنی راہ پڑا اور ہم اُس کے گانے کی تعریف کرنے



ہوئی ہے اور وہ یسوع مسیح ہے۔ کوئی دوسری نہیں رکھ سکتا۔" (۱ قرنتی ۳ باب ۱۰ و ۱۱) پھر رسول فرماتا ہے کہ یہہ کام میں نے اپنی طاقت اور لیاقت سے نہیں کیا چنانچہ وہ کہتا ہے کہ "میرے کلام اور میری منادی میں حکمت کی لبھانے والی باتیں نہ تھیں۔ بلکہ وہ روح اور قدرت سے ثابت ہوتی تھی (۱ قرنتی ۲ باب ۴) ہر ایک بات اور سب حالتوں میں مجھے سیر ہونا۔ بھوکا رہنا اور بڑھنا گھٹنا آتا ہے۔ جو ریسوع مسیح) مجھے طاقت بخشتا ہے۔ اس کے سبب سے میں سب کچھ کر سکتا ہوں"۔ (فلپی ۴ - ۱۲ و ۱۳) ہم پوچھتے ہیں کہ اور قسم کی پرچار کرنے والوں کو توفیق اور طاقت کہاں سے ملتی ہے اگر کوئی پولوس کا نمونہ عمل میں لانا چاہتا ہے وہ ہرگز ہرگز اس نمونہ پر نہیں چل سکتا۔ جب تک کہ وہی طاقت قبول نہ کرے جو صرف یسوع مسیح کی جان نثار زندگی سے آتی ہے۔ جان نثاری کا سبق یورپ کی قوموں نے صرف مسیح سے سیکھا ہے اور مذہبی بنا پر اُن میں اور ہر زمانہ اور قوم اور ملک اور اہل زبان کے لوگوں میں بھی یہی سبق اثر کرتا ہے بشرطیکہ وہ اُس کو رد نہ کریں جو اُس خوبی کا سرچشمہ ہے۔ ورنہ وہی حال ہوگا جو مقدس رسول پولوس نے ۱ تمطاؤس ۶ باب ۹ میں فرمایا ہے کہ "جو دولت مند ہونا چاہتے ہیں وہ ایسی آزمایش اور پھندے اور بہت سی بیہودہ اور نقصان پہنچانے والی خواہشوں میں پھنستے ہیں جو آدمیوں کو تباہی اور ہلاکت کے دریا میں غرق کر دیتی ہیں کیونکہ روپے کی محبت ہر قسم کی برائی کی ایک جڑ ہے۔ جس کی آرزو میں بعض نے ایمان سے گمراہ ہوکر اپنے دلوں کو طرح طرح کے غموں سے چھلنی کر لیا"۔ پھر اگر مسیحیت کی ترقی کا اصلی باعث سادہ اور جان نثار زندگی سمجھا جاتا ہے اور پولوس وغیرہ کو نمونہ میں لیا جاتا ہے تو کیوں پولوس کے اس قول کی مخالفت کی جاتی ہے جو ذیل میں ہے جو اُس نے

تسلونیقیہ کی کلیسیا یا مسیحی گروہ اور منڈلی کو خطاب کرکے لکھا کہ "تم اے بھائیو۔ خدا کی اُن کلیسیاؤں کی مانند بن گئے جو یہودیہ میں مسیح یسوع کی ہیں۔ کیونکہ تم نے بھی اپنی قوم والوں سے وہی تکلیفیں اٹھائیں جو اُن کو یہودیوں سے پہنچی تھیں۔ جنہوں نے خداوند یسوع کو اور نبیوں کو بھی مار ڈالا اور ہم کو ستا ستا کر نکال دیا۔ وہ خدا کو پسند نہیں آتے اور سارے آدمیوں کے مخالف ہیں (یعنے یسیحیوں کو ستانے والے خدا کو پسند نہیں آتے کیونکہ یہہ لوگ جان نثاری کے اصول پر اپنے استاد کی پیروی میں چلنے کی کوشش میں ہیں اور یہہ اصول سارے آدمیوں کے لئے مفید ہے پس اس کے مخالف سارے آدمیوں کے مخالف ہیں) اور وہ ہمیں غیر قوموں کو اُن کی نجات کے لئے کلام سنانے سے منع کرتے ہیں۔ (یعنی انجیل سنانے سے روکنا یہی سارے آدمیوں کی مخالفت ہے) تاکہ اُن کے (یعنی روکنے والوں کے) گناہوں کا پیمانہ ہمیشہ بھرتا رہے لیکن اُن پر نہایت درجہ کا غضب آگیا۔" رسول کا یہہ فرمانا زمانہ حال بیان ہوا ہے کہ انجیل کے روکنے والوں پر نہایت درجہ کا غضب (نہ آویگا بلکہ) آگیا یعنی زمانہ حال۔ افسوس ہے کہ بعض لوگ گناہ کرکے طمانچے کہاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمنے سچائی کی خاطر دکھ اُٹھایا۔ وہ نہ صرف پولوس کی باتوں کو نہیں سمجھتے کہ "بدی پر نیکی سے غالب آؤ" بلکہ مقدس پطرس کی نصیحت سے بھی ناواقف ہیں جو فرماتا ہے کہ

"اگر تم نے گناہ کرکے مکے کھائے اور صبر کیا تو کونسا فخر ہے؟ ہاں اگر نیکی کرکے دکھ پاتے اور صبر کرتے ہو تو کونسا فخر ہے؟ ہاں اگر نیکی کرکے دکھ پاتے اور صبر کرتے ہو تو یہہ خدا کے نزدیک پسندیدہ ہے" "خداوند کی خاطر انسان کے ہر ایک انتظام کے تابع رہو۔ بادشاہ کے اس لئے کہ وہ سب سے بزرگ ہے اور حاکموں کے اس لئے کہ وہ بدکاروں کی سزا اور نیکوکاروں کی تعریف کے لئے

اُس کے بھیجے ہوئے ہیں۔ کیونکہ خدا کی یہہ مرضی ہے کہ تم نیکی کرکے نادان آدمیوں کی جہالت کی باتوں کو بند کر دو اور اپنے آپ کو آزاد جانو۔ مگر اس آزادی کو بدی کا پردہ نہ بناؤ۔ بلکہ اپنے آپ کو خدا کا بندہ جانو۔ سب کی عزت کرو۔ برادری سے محبت رکھو۔ خدا سے ڈرو بادشاہ کی عزت کرو۔ برادری سے محبت رکھو۔ . . . .

. . . . "پس مسیحی مذہب یسوع مسیح کی الٰہی محبت اور فروتنی سے ایک دوسرے کی تابعداری سے پھیلا۔

الراقم

منشی پیر عالم خان کیٹی کسٹ از ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور

رسید زر

مسٹر ل۔ کے سرکار۔ چکراتا۔	[illegible]
پاسٹر چمن خان	[illegible]
پادری اے پی لیڈنگم اشتہار	عہ
شن ریڈنگ روم سرگودہ	[illegible]
مسٹر ین۔ ہتیا س راولپنڈی	[illegible]
مسٹر ایف اے۔ چارلس ماہوبہ	[illegible]
گیتھارام نیجر سورج پرکاش	[illegible]
مس ای۔ ایم گارڈن جہلم	[illegible]
ڈاکٹر لمانند	مہ
مسٹر ایچ مارٹین	[illegible]
مسٹر اشیوروداس	[illegible]
مسٹر یعقوب مسیح	للعہ
بابو چارلس داس	[illegible]
منشی پیر عالم خان	۳/
لائبریرین کشمیر	[illegible]



اشتہارات

جلد منگائیے

۱۰۰ صفحہ قیمت معہ محصول ۱۲

اگر آپ دولتمند بننا چاہتے ہیں تو ہماری کتاب مفید روزگار ضرور منگوا کر دیکھئے جسمیں یورپ و امریکہ و جرمنی کے ۱۴ کروڑ پتیوں کے دولتمند ہونے کا راز خود انکی زبانی درج ہے اگر اشتہار کے موافق نہو تو دام واپس لیجئے
کتاب کے ملنے کا پتہ:- ایم محمد شفیع کاتب لودیانہ مشن سٹیم پریس

نوٹس

مشن ہائی سکول انبالہ شہر کے لئے ایک انگلش ماسٹر کی ضرورت ہے جو مسیحی ہو اور کم از کم انٹرنس پاس شدہ ہو تنخواہ پچیس روپے ماہوار ہوگی۔ مکان کا کرایہ تین روپے سے چار روپے ماہوار تک دیا جائیگا۔ اچھا کام کرنیکی صورت میں ترقی کی امید دلائی جاتی ہے امیدوار اپنی درخواستیں ہیڈ ماسٹر صاحب مشن ہائی سکول انبالہ شہر کی خدمت میں بھیجیں فقط

ضرورت! ضرورت!!

مشن اینگلو ورنیکلر سکول الور شہر کے لئے ایک انگریزی استاد کی جو الہ آباد مڈل کی جماعتوں کو تعلیم بخوبی دے سکے ضرورت ہے سایل کی لیاقت فارسی میں بھی اچھی ہونی چاہیے۔ تنخواہ شروع میں بیس روپیہ ماہوار مل سکتی ہے درخواستیں معہ نقول اسناد ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

پادری کرشیرس صاحب
ایم۔ اے۔ بی۔ ڈی
مشن ہاؤس الور (راجپوتانہ)

مخزن مسیحی

یہہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو اردو اور انگریزی زبان میں مسیحی کارندوں کی خاطر شایع ہوتا ہے اس کا مدعا ہے کہ بڑے بڑے مبشران انجیل اور کلیسیائی کارندوں کے قلم سے نکلے ہوئے مضامین کے ذریعہ سے مسیحی کارندوں کی عملی استعانت کرے نیز مختلف مشن سٹیشنوں کی کلیسیائی خبریں اس میں خصوصاً درج ہوتی ہیں سنڈے سکول اور کرسچن اینڈیور کے کاموں کے متعلق ہر قسم کی ضروری توجہ دی جاتی ہے

شرح چندہ کی حسب ذیل ہے:-

عوام سے		۱۲	سالانہ
اگر تنخواہ	پچاس روپیہ سے کم ہو	۱۲	"
" "	پچیس " "	عہ	"
" "	پندرہ " "	۱۴	"
	ادنی ترین نرخ	۱۲	"

نمونہ کا پرچہ درخواست پر روانہ کیا جاتا ہے
درخواستیں ذیل کے پتہ پر بھیجی جانی چاہئیں

المشتہر ــــــــ منتظم

پروفیسر پی۔ ایچ ایڈورڈز الہ آباد

پرسبٹیرین بیواؤں و یتامیٰ کا فنڈ

یہہ فنڈ ۱۸۴۸ء میں قایم ہوا ہے تین سو سے زیادہ اشخاص اس میں شریک ہو چکے ہیں ساٹھ سال کے عرصہ میں اس فنڈ کی طرف سے ۵۰ بیوگان اور خاندانوں کو ۷۵ ہزار روپیہ سے زیادہ پنشن دی گئی ہے یہہ رقم اس کل رقم سے نو ہزار روپیہ زیادہ ہے جو چندہ دہندگان سے وصول ہوا ہے اس وقت اس فنڈ میں پچاس ہزار پانسو روپیہ سے زیادہ خزانہ میں موجود ہے اس فنڈ کا نرخ کئی اور اس قسم کے فنڈوں سے بہت ارزاں ہے۔ ہند کا ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس فنڈ میں شامل ہو سکتا ہے۔ مردوں کو پیرانہ سالی میں اور مستورات کو بیوہ گی حالت میں اور بچوں کو تیمیٔ میں اس فنڈ سے پنشن ملتی ہے۔ صرف ایک پیسہ کا کارڈ بھیجنے پر پراسپکٹس روانہ کیا جاتا ہے۔

المشتہر ــــــــ منتظم

پادری والٹر جے۔ کلارک صاحب۔ ایم۔ اے بیچلر ڈاکٹر۔ نولکھا۔ لاہور

دستور العمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ ۱۲
" " معہ محصولڈاک " " ۱۲ " ۲
* ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
کالم کا آٹھواں حصہ	ٹ	بے	ے
چوتھائی کالم	بے	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	عہ
پورا کالم	عہ	عہ	صہ
پورا صفحہ	سہ	صہ	صہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر مابعد کے لئے ار فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں۔



دِن آگئے جلد منگائیے

ڈاکٹر برمن کی تیار کردہ

قوّت کی گولیاں

بائیس برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہو رہی ہیں طاقت دینے والی مشہور دوائیں فاسفورس اسٹکنڈ ڈامینا ملاکر یہ گولیاں بنتی ہیں +

مغز ریڑھ رگ اور خون کو طاقت دینے کا دعوے رکھتی ہیں زیادہ محنت جوانی کی خرابی و بے اعتدالی خواہ کسی وجہ سے ہو رفت ہو ان گولیوں کے استعمال سے اول ہی روز سے فائدہ ظہور میں آتا ہے بدن میں قوت اور مزاج میں گرمی سی معلوم ہونے لگتی ہو چہرے پر رونق اور جوانی میں ضعیفی کی سی حالت سے ٹوٹے ہوئے جسم میں دوبارہ جوش لاتی ہو۔ قیمت تیس گولیاں کی شیشی دو ہفتہ کی خوراک کا ایک روپیہ ہو محصول ڈاک ایک سے چار شیشی تک پانچ آنے ہو +

امتحاناً نمونہ کی گولیاں بلاقیمت دیجاتی ہیں

استعمال کے اول ہی روز سے اپنا فائدہ دکھاتی ہیں۔ ضرور امتحان کیجئے اگر آپ بلاقیمت اِن کی آزمائش کرنا چاہیں تو صرف محصول ڈاک کے واسطے دو پیسہ کا ٹکٹ پیڈ لفافہ میں بھیجئے اور اسی خط کے اندر دس خوانده رئیسوں کے نام و پتہ سے صاف طور سے لکھ بھیجئے پتہ لکھنے میں مقام اور ڈاکخانہ اور ضلع ضرور لکھیےگا

المشتہر ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵-۲
تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

بجلی کے ساتھ کمزور اور سُست کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنے ہاتھوں سے اپنی طاقت کو ضائع کرکے بہت کمزور ہوگئے ہیں اس بُرے فعل سے آدمی کے پٹھوں کی طاقت ماری جاتی ہو اور بدن میں چستی نہیں رہتی ہے اور پٹھے اور رگیں کمزور ہو جاتی ہیں اور انسان اولاد پیدا کرنے کے لائق نہیں رہتا ہو۔ یہ بڑا کام آدمی کو اس قدر شرمندگی دلاتا ہو کہ جس سے کئی بزدل خودکشی کر لیتے ہیں اس خراب کام سے دل دماغ جگر گردہ مثانہ۔ خزانہ سب کے سب ضعیف ہو جاتے ہیں دھات کا اخراج شروع ہو جاتا ہو دل کمزور ہو کر دھڑکنے لگ جاتا ہو۔ بزدلی بڑھ جاتی ہے۔ ضعف دماغ سے سر میں چکر آنے لگتے ہیں بات کو بھول جاتا ہے۔ آنکھوں کی کمزوری۔ چربی کی کمی اور بدن اس قدر ضعیف ہو جاتا ہے کہ ذراسی آواز سے دل دہل جاتا ہے انسان حیران پریشان اکثر رہا کرتا ہے۔ معدہ اور آنتوں کی کمزوری سے بدہضمی دائمی اور قبض کی شکایات اکثر رہا کرتی ہے۔ غرضیکہ اس نامراد علت سے وہ وہ مصیبتیں پیش آتی ہیں جن کو بیچارہ بیمار ہی جانتا ہے۔ ایسی ردی حالت دیکھ کر حال کے داناؤں نے اس مرض کا سب سے اعلےٰ علاج بجلی کے ذریعہ کیا ہے۔ بجلی فوراً سست اعضاء کے اندر گھس جاتی ہے اور جاتے ہی اس کو گرم اور ہشیار کر دیتی ہے۔ ہم نے بھی وہی بجلی منگوائی ہے اور عرصہ ۷ سال سے بیماروں کا علاج کرتے ہیں تین ہزار کے قریب بیماروں کا علاج کر چکے ہیں +

ہم نے اس علاج سے بہتر اور کوئی علاج خیال نہیں کیا۔ جو لوگ یہاں سے دور رہتے ہیں ان کے واسطے برقی سٹ مکمل بھیجا جاتا ہے۔ جو بجلی کا سا ہی کام دیتا ہو اور اس سے رگوں کا سرد پانی نکل جاتا ہو پھر ایک اور طلا نمبر۲ لگایا جاتا ہے جس سے پٹھے موٹے اور سخت ہو جاتے ہیں اور ایک شیشی مقناطیسی گولیوں کی ساتھ ہی ہوا کرتی ہو اس کے کھانے سے بہت مادہ پیدا ہوتی ہو سارے برقی سٹ کی قیمت جس میں برقی طلاء ۱ طلاء ۲ مالش کرنے والا اور جوہر برقی مقناطیسی تینوں چیزیں معہ ترکیب استعمال بیرنگ تین روپیہ آٹھ آنے میں ملتی ہیں جو آدمی ہم کو اپنے پاس بلا کر علاج کراوے وسکینڈ کلاس ریلوے گاڑی کا کرایہ معہ فیس فی کس صہ پانچ روپیہ روزانہ ارسال کردے ہم ۲۴ گھنٹے کے اندر علاج کرکے واپس آجاویں گے جو آدمی دبلے پتلے اور کمزور ہیں وہ بجلی لگوانے سے پہلے ایک ڈبیہ مومیائی ضرور ہی کھائیں۔ تاکہ چربی اور طاقت بڑھ جاوے اور جلد فائدہ حاصل ہو قیمت فی ڈبیہ ایک چھٹانک مومیائی عہ ایک روپیہ بارہ آنے معہ محصول ڈاک +

نوٹ آج کل ہماری دیکھا دیکھی بہت سے لوگوں نے "بجلی کا سفوف" "برقی گولیاں" وغیرہ اشتہار دینا شروع کر دیا ہو اُن کے دھوکے بچنا چاہیے +

طبی اخبار سورج پرکاش کا نمونہ مفت دیا جاتا ہو +

باہر سے آنے والوں کی رہائش کا خاطر خواہ انتظام کیا جاتا ہے +

المشتہر

فتح چند حکیم عمدۃ الحکماء سند یافتہ مالک سورج پرکاش میڈیکل ہال امرتسر (پنجاب)

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ سیکرٹری فنانشل کمشنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معززانگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہو کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہو ضعف بصارت ۔ تاریکی چشم ۔ دھند جالا ۔ پڑوال ۔ غبار پھولا کا بیل سرخی ابتدائی موتیابند ۔ پانی جانا ۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم کہاں اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہو اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہو قیمت اسلئے کم رکھی ہو کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اُٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال کے لئے کافی ہو مبلغ دو روپیہ ممیرہ کا سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ خاص ممیرونی ماشہ بیس روپیہ مصری سرمہ فی تولہ چار آنے خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے +

المشتھر پروفیسر میا سنگھ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

اِن سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ھے

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ آہلووالیہ نے ایجاد کیا ہو بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہو بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے نزلہ اکسیر ہو آنکھوں سے پانی کا بہت جانا ۔ دھند ۔ سوزش ہر قسم جس کو آنکھ آنا کہتے ہیں ۔ جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اُن سے پیپ کا گرنا ۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مُضر کیمیاوی شے نہیں ۔ اس سے ہر کسی کو اس کا استعمال مفید ہو ۔ مفصلات میں جہاں ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے ۔ وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے اس لئے میں بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ نہایت مفید ہے ۔ **راقم** ڈاکٹر ایم بی سانگلی صاحب بہادر ایم ڈی ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر +

(۲) میں نے اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا نہایت ہی مفید پایا آنکھوں کی بیماری کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے آنکھوں کو تر و تازہ رکھتا ہو اور بینائی کو طاقت بخشتا ہو ۔ درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قائم رکھنے کے لئے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہو آج تک کبھی کوئی دوا اس سرمہ سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھی +

راقم آنریبل نواب محمد حیات خان خان بہادر سی ایس آئی سابق ڈویژنل سشن جج قسمت جالندھر ممبر کونسل گورنر جنرل ہند +

(۳) جناب سردار صاحب تسلیم میں نے آپ کا ممیرے کا سرمہ استعمال کیا میں تصدیق کرتا ہوں کہ بیشک یہ سرمہ کمزوری چشم کے لئے نہایت مفید ہو میری آنکھیں بالکل کمزور تھیں لگاتار ایک پہر کام کرنے سے معذور ہو جاتا تھا اب میری یہ کیفیت ہو کہ صرف چار روز کے استعمال سے تین تین پہر بلکہ تمام دن اچھی طرح کام کر سکتا ہوں +

راقم میاں خورشید محمد خان خلف نواب یسین محمد خان صاحب بہادر رئیس اعظم بھوپال +

(۴) مکرم بندہ تسلیم میں آپ کے قابل قدر ممیرے کے سرمہ کو عرصہ پانچ سال سے استعمال کرتا ہوں حقیقت میں جیسا آپ نے اشتہار میں لکھا ہو اس سے بھی کئی درجہ بہتر ہو میں نے چشمہ کا لگانا بالکل چھوڑ دیا اور اب بغیر چشمہ کے بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہوں +

راقم راد ہاکشن گورنمنٹ پنشنر بمقام دہلی محلہ چوڑی گران +

(۵) میں نے ممیرہ کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہو ان مریضوں پر کہ جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا ۔ میری رائے میں خاصکر اُن مریضوں کیواسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہو اور دھند اور غبار کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہو ۔ **راقم** ڈاکٹر برج لعل گھوس رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند +

پانچ ھزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب پچیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اس کو مبلغ پانچہزار روپیہ کا انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بینک میں اسی مطلب کے لئے مارچ ۱۹۰۹ء سے جمع کیا گیا ہو +

پادری ایچ گولک ناتھ صاحب بی اے اڈیٹر و منیجر نورافشان ساکن پھلپور کے لئے لودیانہ مشن سٹیم پریس میں زیر اہتمام دائمی برادر کے چھپا +